قرآن وسنت میں مذکور رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا تجزیاتی مطالعہ

محمد یٰسین سروہی[1]

خلاصہ

یہ تحقیقی مقالہ قرآن وسنت کی روشنی میں رسولِ اکرم ﷺ کے معجزات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ معجزہ ایک ایسا فوق الفطرت امر ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام کے ہاتھ پر خدا کے حکم سے ظاہر ہوتا ہے تاکہ ان کی صداقت پر دلیل ہو۔ اس مطالعے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کے معجزات کو اُن کے تاریخی، دینی اور عقلی سیاق میں جانچنا اور یہ واضح کرنا ہے کہ یہ معجزات نبوتِ محمدی ﷺ کے حق ہونے کی دلیل کے طور پر کیسے پیش کیے گئے۔ مقالے میں قرآن مجید کی نصوص اور مستند احادیث کی روشنی میں معجزات جیسے شق القمر، اسراء و معراج، حنین کی کنکریاں، درختوں و جانوروں کی گواہی اور مستقبل کی خبریں وغیرہ کو موضوع بنایا گیا ہے۔ تحقیق کے دوران موازناتی اور تحلیلی طریقِ کار اپنایا گیا، جس میں تفسیری و حدیثی مصادر سے استفادہ کیا گیا۔ نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ ان معجزات نے صرف عہدِ نبوی ہی نہیں بلکہ بعد ازاں بھی دینِ اسلام کی صداقت اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی کے اثبات میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ مطالعہ جدید فکری اشکالات کے جواب اور سیرتِ نبوی کے اعجاز آمیز پہلوؤں کے احیاء میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

اہم الفاظ: قرآن، سنت، معجزہ، رسول، مطالعہ

معجزہ کیا ہے؟

اس کائنات میں اللہ کے پیغمبروں پر قدرت کی طرف سے رونما ہونے والے ماورائے عقل واقعات کو معجزہ کہتے ہیں۔ معجزے کا تعلق مادیت سے ہر گز نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق صرف ایمان، ایقان وجدان اور علم و فہم سے ہے۔[۲]

معجزہ کا مادہ اشتقاق: "عجز، یعجز، عجزا" ہے، مادہ کے اعتبار سے معجزہ کے معنی ہوں گے وہ بات جو دوسرے کو عاجز کر دے اور مفہوم کے اعتبار سے اس کے معنی ہوتے ہیں وہ خارقِ عادت (یا

---

[1]۔ پی ایچ ڈی سکالر، نمل یونیورسٹی اسلام آباد

[2]۔ قادری، ڈاکٹر طاہر، فلسفہ معراج النبی، منہاج پبلیکیشنز لاہور، ص: ۲۷

فوق الفطرت) باتیں جو انبیاء کرام سے صادر ہوتی تھیں اور جن کے کرنے سے (یا سمجھنے سے) دوسرے لوگ عاجز ہوتے تھے۔ یعنی دوسرے لوگ نہ اس قسم کے امور عمل میں لا سکتے تھے اور نہ ہی سمجھ سکتے تھے کہ وہ کیسے ظہور میں آگئے۔ ہمارے ہاں عام عقیدہ یہ ہے کہ معجزہ دلیل نبوت ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض کے نزدیک یہ ضروری نہیں۔ عربی محاورہ "عجز فلان عن العمل" میں لفظ معجزہ کی تشریح کی گئی ہے جس کا اردو میں مطلب ہے کہ "کوئی کام کرنے سے قاصر ہے"۔[1] معجزہ کے اصطلاحی معنی میں "معجزہ اس خارق العادت چیز کو کہتے ہیں جس کی مثل لانے سے فرد و بشر عاجز آجائے، معجزہ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی طرف سے ایک حقیقت ہوتا ہے اور باری تعالی کے اس معاملے میں فرمان کا آئینہ دار ہوتا ہے، معجزہ اللہ سبحانہ و تعالی کی قدرت اور حکمت کا اس کے برگزیدہ نبی کے دست مبارک پر اظہار ہے تاکہ وہ اپنی امت اور اہل زمانہ کو اس کی مثل لانے سے عاجز کر دے۔[2]

یعنی کہ "معجزہ من جانب اللہ" ہوتا ہے اس کا صدور اللہ کے برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ معجزہ "مروجہ قوانین فطرت اور عالم اسباب کے برعکس" ہوتا ہے۔ معجزہ "نبی اور رسول کا ذاتی نہیں بلکہ عطائی فعل" ہے اور یہ عطا اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہے۔ معجزے کا ظہور چونکہ رحمانی اور الہامی قوت سے ہوتا ہے اس لئے عقل انسانی اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اور عجز کی تصویر بن کر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے وہ اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتی۔ معجزہ کا لفظ قرآن کریم میں کسی بھی جگہ وارد نہیں ہوا، بلکہ معجزہ کے لیے آیات کا لفظ استعمال کیا گیا۔[3] اللہ کریم اسی آیت کے بارے میں قرآن میں فرماتے ہیں:-

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ [4]

---

[1] معلوف، لوئف، المنجد، خزینہ الادب، الکریم سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص: ۴۸۸

[2] بخاری، امام محمد بن اسمائیل، بخاری شریف: جلد ۱، ص: ۵۰۴

[3] قادری، ڈاکٹر طاہر، فلسفہ معراج النبی، منہاج پبلیکیشنز لاہور، ص: ۲۷

[4] سورہ یوسف: آیت ۱۰۵

اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ بغیر اعتنا کے گزر جاتے ہیں۔

دیگر الفاظ میں "معجزہ اس مافوق العادت چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالی کی جانب سے انبیاء ورسل کی نبوت اوران کی رسالت کی تائید واثبات کے لیے ظاہر کیا جائے"، عام طور پر لوگ معجزہ اور کرامت کے مفہوم کو خلط ملط کردیتے ہیں ، حالانکہ ان دونوں میں بڑا واضح فرق موجود ہے، اگرچہ معجزہ اور کرامت دونوں مافوق العادت ہونے میں برابر ہیں لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ معجزہ تو وہ ہے جس کو اللہ تعالی اپنے انبیائے کرام اور مرسلین کے ہاتھوں پر ظاہر فرماتاہے اور کرامت وہ ہے جس کو اللہ تعالی انبیائے کرام کے سوا کسی اور انسان کے ہاتھ پر ظاہر فرمادیتاہے۔انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات میں ہمارے لئے بے شمار عبرت اور ایمان وعقیدہ کا وافر سامان موجود ہے ، نیز معجزات انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر لوگوں کے لیے بڑادلچسپ اور مقبول ہے۔ عمومی اصطلاح میں تو معجزات نبوی سے مراد "حضرت محمد ﷺ کے معجزات "ہیں مگر معجزہ کا کسی بھی نبی کی ذات سے وقوع ہونا اس نبی کا معجزہ کہلائے گا۔یعنی کسی بھی نبی کی ذات سے صادر ہونے والا ایسا کام جو دوسروں کی عقل کو عاجز کردے اور اس کا کوئی توڑ پیش نہ کیا جاسکے اور نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا جاسکے۔ معجزات انبیاء کہلائیں گے۔

امتیازات النبی ﷺ

اشرف الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ظہور سے پہلے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی بعثت کی ضرورت محسوس ہوتی رہی کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی کی نبوت مکمل نہیں تھی۔ زمانے نے تمام انبیائے کرام کی صرف ان سنتوں و تعلیمات کو محفوظ رکھا جن کے وہ مظہر کامل تھے اور جن سے نسل انسانی کو نفع پہنچا۔یہی وجہ ہے کہ اہل علم ہر پیغمبر سے ایک خاص ایمانی شان منسوب کرتے ہیں، جیسے حضرت یوسفؑ کی حیاوامانت، حضرت ایوبؑ کا صبر ، حضرت ابراہیمؑ کی توحید پرستی، حضرت عیسیٰؑ کا حلم و بردباری، یہ ان انبیائے کرام کی امتیازی نشانیاں ہیں۔ مگر جناب خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں وہ تمام خوبیاں اور خصوصیات موجود تھیں جو آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیائے کرام میں موجود تھیں۔آپ ﷺ کے ہاں حیائے یوسفؑ بھی ہے اور صبر ایوبؑ بھی، توحید ابراہیمؑ بھی اور حلم مسیحؑ بھی۔ پھر جب دنیا نے دیکھ لیا کہ کوئی ایک ذات کس قدر بدرجہ اتم ان

متعدد صفات کی جامع ہو سکتی ہے ہے تو بعثت انبیاء کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں تمام انبیائے کرام کی خوبیاں اور شان بدرجہ اتم موجود تھیں۔ معجزات نبوی سے مراد صرف حضرت محمد ﷺ کے معجزات ہیں۔ معجزات انبیاء کو کئی درجہ بندیوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ہم اس مضمون میں ان قدرتی معجزوں کا ذکر کریں گے، جو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں موجود تھے۔ (۱)

انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹنا

عصر کا وقت ہے حدیبیہ کا مقام ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف فرماہیں۔ پانی طلب کیا گیا مگر اتنا پانی ملا جو خاتم الانبیاء ﷺ کے ہی کام آسکتا تھا۔ آپ ﷺ صورتحال کو بھانپ گئے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی کی چھاگل میں اس طرح ڈالا کہ آپ ﷺ کی انگلیاں ڈوب گئیں، پھر کیا ہوا، اللہ کریم کی قدرت جوش میں آئی اور لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے چل رہے ہیں، آپ ﷺ کی انگلیوں سے اللہ تعالیٰ نے اتنا پانی نکالا کہ تین سو صحابہ کرامؓ وضو کر گئے اور پانی برتن میں اسی طرح رہا۔ (۲)

دودھ میں برکت

رسول اللہ ﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے، حضرت ابو ہریرہؓ بھی اس جگہ تشریف لے آئے جہاں خاتم الانبیاء ﷺ اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت بھوک نے پریشان کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اس کے چہرے کو دیکھ کر تمام صورتحال سمجھ گئے، سید الصفاء ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! ادھر آؤ! وہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیے۔ آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک دودھ کا پیالہ رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دودھ کا پیالہ ہدیتہ پیش کیا گیا ہے۔ جونہی آپؓ نے وہ پیالہ دیکھا تو آپؓ کی جان میں جان آئی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ دل نے چاہا کہ پیالے کو اٹھاؤں اور پی جاؤں۔

لیکن اتنی دیر میں رسول اللہ ﷺ نے دیگر اصحاب اور اصحاب صفہ کو بھی بلا بھیجا۔ جب وہ آگئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا یہ پیالہ سب کو پلاؤ، یہ حکم سن کر ابو ہریرہؓ نے وہ پیالہ اٹھایا اور

۱۔ سروہی، محمد یسین، اسلام امن و سلامتی کا درس دیتا ہے۔ اردو بازار لاہور

۲۔ بخاری، امام، بخاری شریف: جلد۱، ص: ۵۰۴ و علامات النبوۃ ص ۵۰۵

ایک طرف سے سب کو پلانا شروع کر دیا، جب تمام سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ ابھی میں اور آپ باقی ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ دودھ کا پیالہ ہاتھ سے ابو ہریرہ کی طرف بڑھا دیا اور اس وقت تک آپؓ کو پلاتے رہے یہاں تک کہ وہ سیر نہ ہو گئے، اس کے بعد وہ پیالہ آپ ﷺ نے خود نوش فرمالیا۔ [۱]

کھانے میں برکت

رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں حضرت انسؓ تشریف لاتے ہیں اور آپ ﷺ کی محفل میں بیٹھنے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپؓ کے دست مبارک میں جو کی چند روٹیاں ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آئیں ہیں تو حضرت انسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ روٹیاں حضرت ابو طلحہؓ کے گھر سے آئیں ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے وہ روٹیاں لے کر حضرت ابو طلحہؓ کے گھر تشریف لے گئے، وہ روٹیاں ایک برتن میں رکھ کر حضرت اُم سلیمؓ نے روٹیوں پر گھی انڈیل دیا، آپ ﷺ نے دس دس صحابہ کی ٹولیاں بنائیں اور کھانا تناول فرمانے کا حکم دیا۔ اللہ کریم نے اس کھانے میں اتنی برکت ڈالی کہ ستر آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا مگر کھانا اسی طرح رکھا رہا۔ [۲]

قوت گویائی

حجتہ الوداع کا موقع ہے نبی برحق ﷺ کعبہ کا طواف فرمارہے ہیں، اتنے میں ایک عورت اپنے بچے کو لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا بیٹا بولتا نہیں ہے، آپ ﷺ نے پانی لانے کا حکم دیا، جب پانی آگیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ دھویا اور کلی کی اور فرمایا کہ اس پانی میں سے کچھ اس بچے کو پلادو اور کچھ پانی اس پر چھڑک دو۔ اس طرح کیا گیا تو وہ بچہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ [۳]

اندھا بینا ہو گیا

ایک بار نبی کریم ﷺ کا دربار سجا ہو تھا، ایک نابینا حاضر خدمت ہوا اور اپنی تکالیف کا ذکر کیا تو نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو دعا کروا گر چاہو تو صبر کرو! اور یہ تمہارے

۱۔ سعد، محمد بن، طبقات ابن سعد: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی، ج ۱، ص: ۱۲۲

۲۔ بخاری، امام، بخاری شریف: جلد ۱، ص: ۵۰۵

۳۔ ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ: باب النشرہ، جہانگیر بکس اردو بازار لاہور: ص ۲۶

لئے بہتر ہے، اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے لئے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے آؤ، جب وہ وضو کر کے آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مانگو کہ خداوندا اپنی رحمت والے پیغمبر کے وسیلے سے میری حاجت پوری کر دے۔ اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اس کی بیماری ختم کر دی اور وہ بینا ہو گیا۔[1]

ٹوٹی ٹانگ جڑ گئی

ایک بار نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو مخاطب کر کے حکم دیا کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دشمن کو ختم کرے تو حضرت عبداللہ بن اریقط آگے ہوئے اور کہا لبیک! لبیک! میرے آقا میں حاضر ہوں حکم فرمائیں میں نے کس دشمن خدا سے لڑنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس جانباز جیالے کو ابو رافع گستاخ کے بارے میں بتایا کہ وہ نبی برحق ﷺ کے بارے میں برے نظریات رکھتا ہے اس لئے تم جاؤ اور اس دھرتی کو اس ناپاک کے وجود سے پاک کر دو۔ رسول اللہ ﷺ کا اشارہ سمجھ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابو رافع گستاخ کا کام تمام کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ جل شانہ کا یہ غازی جب اپنا مشن مکمل کر کے واپس آرہا تھا تو سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی، اس نے اپنی ٹانگ کو اپنی چادر سے باندھا اور نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پھیلا دی، رسول اللہ ﷺ نے مجروح ٹانگ پر ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔[2]

اونٹ کی شکایت

سرور دو عالم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے وہاں دیکھا کہ اونٹ بندھا ہوا ہے۔ اس اونٹ نے جونہی آپ ﷺ کو دیکھا تو اس نے بلبلانا شروع کر دیا۔ رحمت العالمین ﷺ اس اونٹ کے پاس گئے اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ سید ابرار ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مالک کون ہے؟ تو معلوم ہوا کہ اس کا مالک ایک انصاری ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو بلوایا اور کہا کہ تم جانوروں کے بارے میں اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے، ان پر رحم کیا کرو اور ان کی بھوک پیاس اور

۱۔ حنبل، امام احمد بن، مسند ابن حنبل: جلد، ۴، ہجویری پبلشرز لاہور، ص: ۱۳۸

۲۔ بخاری، امام، بخاری شریف: جلد، ۲، باب قتل ابی رافع، ص، ۵۷۷

طاقت کا احساس رکھا کرو! ۔اس اونٹ نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اس پر وزن زیادہ لادتے ہو اور اس کی خوراک کا خیال نہیں رکھتے۔[1]

درختوں کی گواہی

آپ ﷺ ایک بار سفر پر تھے کہ سرِ راہ آپؐ کی ملاقات ایک بدو سے ہو گئی اس سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ مکان بنانے کا ارادہ ہے، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم کو نیکی کی حاجت ہے، اس نے عرض کی کہ وہ نیکی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے کہا کہ کلمہ توحید ادا کر لو، بدو نے کہا کہ کون اس بات کی گواہی دے گا کہ کلمہ توحید میں نیکی ہے تو آپ ﷺ نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا تو وہ درخت دوڑ کر آپ ﷺ کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کے اشارہ پر اس نے تین بار کلمہ توحید دہرایا، وہ بدو یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا اور کہا کہ میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ اسلام قبول کروں گا، اگر انہوں نے اسلام قبول کیا تو ٹھیک ورنہ میں خود آپ ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔[2]

بتوں کی سلامی

اللہ کریم کے حکم سے مکہ فتح ہو گیا۔ فاتح مکہ ﷺ اللہ کی حمد و ثنا میں مشغول ہیں، اللہ کے انعامات کا شکر ادا ہو رہا تھا، کفار کے دلوں میں ابھی تک اسلام کی مخالفت کی رمق موجود تھی، کعبہ میں صرف ایک اللہ کریم کی حکمرانی کا اعلان ہو چکا تھا۔ کعبہ جھوٹے معبودوں سے اٹا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ کعبہ کو جھوٹے خداؤں سے نجات دلانے کے لیے کعبہ کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر قرآن کی تلاوت جاری تھی۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں چھڑی تھی جونہی آپ ﷺ نے کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کیا وہ تمام آپ ﷺ کی قدم بوسی کے لیے زمین بوس ہو گئے۔ آج کے بعد کعبہ میں صرف ایک اللہ جل شانہ کی حکمرانی ہو گی...... وہی معبود برحق ہے...... اس کا کوئی شریک نہیں اور قیامت تک اس کی حکمرانی قائم رہے گی۔[3]

---

[1] التبریزی، محمد خطیب، مشکوۃ شریف: جلد ۲، ص: ۵۴۰، معجزات اور حدائق بخشش، صفحہ ۱۱۳

[2] الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، زرقانی: جلد ۵ ص ۱۳۱ تا ص ۱۳۲

[3] بخاری، امام محمد، بخاری شریف: جلد ۲ ص ۶۱۴، دہلوی، عبدالحق محدث، مدارج النبوۃ: جلد ۲ ص ۲۹۰

درختوں کا سلام

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ محو سفر تھا کہ دوران سفر میں کیا دیکھتا ہوں کہ جو بھی درخت یا پہاڑ ہمارے سامنے آتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے ہیں۔ اس سلام کی آواز میں بھی سن رہا تھا۔ پہاڑ اور درخت آپ ﷺ کو صرف سلام نہیں کررہے تھے بلکہ وہ سجدے بھی کررہے تھے۔ (۱)

ستون کے آنسو

رسول اللہ ﷺ جب مسجد نبوی میں خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ ﷺ ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا کرتے تھے۔ صحابہ کرام کے مشوروں سے اللہ کے رسول ﷺ کے لیے ایک نیا منبر بنالیا گیا۔ جب وہ منبر مسجد میں آیا اور آپ ﷺ نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینا شروع کیا تو وہ ستون جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ ﷺ خطبہ فرماتے تھے، بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ اس کا رونا سن کر رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس پر دست شفقت رکھا تو اس نے رونا بند کردیا۔ اس ستون کا رونا رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اللہ کریم کے ذکر سے لگاؤ کی وجہ سے تھا۔ (۲)

ریت کی مٹھی میں اللہ کی مدد

اہل مکہ رسول اللہ ﷺ کے جانی دشمن تھے وہ آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کرچکے تھے۔ انہوں نے آپؐ کے مبارک گھر کا محاصرہ کیا تاکہ جب بھی آپ ﷺ باہر تشریف لائیں تو وہ آپؐ پر حملہ کریں، آپؐ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملا تو آپؐ اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلے۔ آپؐ نے اپنی مٹھی میں خاک بھر کر کفار کی طرف پھینکی وہ خاک تمام لوگوں کی آنکھوں میں اس طرح پڑ گئی کہ انہیں کچھ نظر نہ آیا اور اللہ کے رسول ﷺ خیریت سے نکل گئے۔ (۳)

۱۔ الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، زرقانی: جلد ۵ ص ۱۲۸ - ۱۳۱

۲۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۱، ص ۲۸۱

۳۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، ص ۶۱۴

جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا

جنگ خندق کے موقع پر لشکر کفار نے مدینے کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ایک دن انہوں نے پوری قوت سے مسلمانوں پر حملہ کیا یہ حملہ مسلمانوں کے لیے نہایت مشکل تھا۔ کئی کمزور دل مسلمان سخت گھبرا رہے تھے۔ مگر رسول اللہ ﷺ بڑے سکون میں تھے۔ آپ ﷺ ثابت قدم تھے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ تھا، اللہ تعالیٰ نے سخت ہوائی طوفان اور فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی مدد فرمائی اور دشمنوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس مدد کا ذکر اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا

اے ایمان والو! اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر بھیجے اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ (۱)

سعدؓ بن وقاص کو شفا

سعدؓ بن وقاص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور مکہ میں قیام فرما تھے کہ سعدؓ بن وقاص کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی، زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی تو وصیت کے لیے کہا گیا۔ اسی دوران اللہ جل شانہ کی قدرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تاکہ عیادت کر سکیں، اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ عیادت فرما رہے ہیں اور سعدؓ بن وقاص کہتے ہیں میں اسی دھرتی پر مر رہا ہوں جس سے ہجرت کر کے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ سعد ایسا نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ کے دست مبارک اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لیے بلند کئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت سعد بن وقاصؓ کی صحت بحال ہو گئی اور وہ خیریت سے مدینہ آ گئے، حضرت سعدؓ بن وقاص رسول اللہ ﷺ کے وصال سے پندرہ برس بعد اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ (۲)

۱۔ اردو ترجمہ و تفسیر قرآن الکریم: بلاغ القرآن از شیخ محسن علی نجفی

۲۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ا، کتاب الوصایا، ص ۲۸۱

بکری کا گوشت

ایک دفعہ ایک صحابیہ نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو دعوت پر مدعو کیا۔آپ ﷺ تشریف لائے،اور گوشت کا ایک نوالہ اُٹھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے، جس پر عرض کہ گئی کہ سرکار ہم میں اور ہمارے قبیلے میں بڑی بے تکلفی ہے اور ہم ایک دوسرے کی شے بغیر مانگے استعمال کر لیتے ہیں۔اس عادت کو آپ ﷺ نے پسند نہ فرمایا بلکہ ہر مالک سے اس کی چیز اس کی اجازت سے لینے کا حکم دیا۔ [1]

چاند کے دو ٹکڑے

اہل مکہ اسلام کے سامنے ہر طرح کی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے،ہر روز وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نت نئی فرمائش لے کر حاضر ہوتے تھے۔وہ کبھی کہتے ہیں کہ فلاں درخت کو بلاؤ۔کبھی کہتے کنکر سے کلمہ پڑھاؤ۔ایک دن مشرکین مکہ کی ایک پارٹی جن میں ولید بن مغیرہ،ابو جہل،عاص بن وائل،اسود بن مطلب،نضر بن حارث شامل تھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ ﷺ سچے ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھاؤ۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر ایسا ہو گیا تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟ وہ بولے ضرور ایمان لے آئیں گے۔یہ چودھویں کی رات تھی،آپ ﷺ منیٰ کے میدان میں تھے۔آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ! مجھے کفار کے اس مطالبے کو پورا کرنے کی طاقت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ قوت عطا فرما دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کا نام لے کر اپنی انگلی مبارک فضا میں چاند کی طرف کر کے لہرائی۔آپ ﷺ کا ایسا کرنا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر نیچے گر پڑا،ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا پہاڑ سے نیچے، کہا جاتا ہے کہ اس معجزے کا نشان ابھی تک چاند کی پیشانی پر موجود ہے اور تا قیامت موجود رہے گا، کفار نے جب یہ معجزہ دیکھا تو انہوں نے ایمان لانے کی بجائے کہا کہ یہ ابی کبشہ کے بیٹے کے سحر کا اثر ہے۔یہ معجزہ ہجرت سے پانچ سال قبل وقوع پذیر ہوا، یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کریم کو عطا نہیں کیا۔ [2]

1۔ بخاری،امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، باب من اکل حتی شبع، ص ۸۱۱

2۔ بخاری،امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، باب قولہ وانشق القمر، ص ۷۲۲

جب سورج پلٹ آیا

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آسمانی معجزات میں سورج پلٹ آنے کا معجزہ بھی بہت ہی عظیم الشان معجزہ اور صداقتِ نبوت کی نشانی ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت بی بی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ "خیبر" کے قریب "منزل صہبا" میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں اپنا سر اقدس رکھ کر سو گئے اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر اقدس کو اپنی آغوش میں لیے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور آپ ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ "یا اللہ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہٰذا تو سورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عصر ادا کر لیں"۔ حضرت بی بی اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دھوپ پھیل گئی۔[1]

باران رحمت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب میں نہایت ہی سخت قسم کا قحط پڑا ہوا تھا اس وقت جب کہ آپ ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر چڑھے تو ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر فریاد کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) بارش نہ ہونے سے جانور ہلاک اور بال بچے بھوک سے تباہ ہو رہے ہیں لہٰذا آپ دعا فرمائیے۔ اس وقت آسمان میں کہیں بدلی کا نام و نشان نہیں تھا مگر جوں ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا ہر طرف سے پہاڑوں کی طرح بادل آکر چھا گئے اور ابھی آپ ﷺ منبر پر سے اترے بھی نہ تھے کہ بارش کے قطرات آپ کی نورانی داڑھی پر ٹپکنے لگے اور آٹھ دن تک مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ جب دوسرے جمعہ کو آپ ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر رونق افروز ہوئے تو وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے فریاد کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکانات منہدم ہو گئے اور مال مویشی غرق ہو گئے لہٰذا دعا فرمائیے کہ بارش بند ہو جائے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنا مقدس ہاتھ اٹھا دیا اور یہ دعا فرمائی

[1] الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، زرقانی: علی المواہب جلد ۵، ص، ۱۱۳

کہ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اے اللہ ! ہمارے ارد گرد بارش ہو اور ہم پر نہ بارش ہو۔ پھر آپ ﷺ نے بادل کی طرف اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا تو مدینہ کے ارد گرد سے بادل کٹ کر چھٹ گیا اور مدینہ اور اس کے اطراف میں بارش بند ہو گئی۔ (۱)

گھوڑے کی برق رفتاری

ایک دن نبی کریم ﷺ شام کے وقت کسی نے افواہ اڑادی کہ کسی نے مدینہ پر حملہ کر دیا اس افواہ نے ہر طرف افراتفری پھیلادی۔ سرورعالم ﷺ اٹھے اور ابوطلحہؓ کا گھوڑا لیا جو کہ بہت ہی زیادہ سست رفتار تھا، آپ ﷺ اس گھوڑے پر سوار ہو گئے اور مدینہ کا چکر پل بھر میں لگا لیا۔ وہ گھوڑا آپ ﷺ کی سواری کی برکت سے برق رفتار ہو گیا، جب آپ ﷺ واپس آئے تو کہا کہ یہ گھوڑا تو دریائی گھوڑا ہے یعنی کہ تیز رفتار ہے اس سے رفتار میں کوئی تیز نہیں ہے، اس کے بعد کوئی بھی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ (۲)

تیز حافظہ

حضرت ابوہریرہؓ سرورعالم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی آج دامن پھیلا کر میری باتیں سمیٹ لے گا، زندگی بھر وہ نہیں بھولے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے دامن پھیلا کر رسول اللہ ﷺ کی تمام باتیں سمیٹ لیں تو ان کا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے تمام احادیث جو آپؓ کے سامنے آپ ﷺ نے بیان کیں آپ نے یاد کر لیں۔ (۳)

شیر خدا کا علاج

خیبر کی لڑائی جارہی تھی مسلمان روزانہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر حملہ آور ہوتے مگر کسی وجہ سے مسلمانوں کو واضح کامیابی نصیب نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں کل جس مسلمان کو اسلامی فوج کا علم دوں گا وہ اللہ کریم اور اس کے رسول ﷺ کو پیارا ہو گا اور اس مجاہد کے ہاتھ پر خیبر کی فتح لکھ دے گا، تمام مسلمان ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے کہ کاش

۱۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، باب الاستسقاء فی الجمعہ، ص ۱۲۷

۲۔ حجاج، مسلم بن، صحیح مسلم۔ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی، جلد ۲ ص، ۲۹۷

۳۔ سعد، محمد بن، طبقات ابن سعد: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی، ۲۲ باب حفظ العلم، ج ۱، ص: ۲۲

خیبر کا فاتح وہ بن جائے، صبح ہوئی سرور عالم ﷺ نے حضرت علی شیر خدا کو آواز دی معلوم ہوا کہ شیر خدا کی آنکھیں خراب ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور اسلام کا علم عطا فرمادیا، حضرت علیؓ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے شام کو خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا۔ (۱)

تلوار کا گھاؤ

خیبر کی لڑائی ایسی لڑائی تھی جس میں ایک دن لڑائی نہیں ہوئی بلکہ یہ لڑائی چھوٹے چھوٹے معرکوں میں ہوئی، ہر مسلمان بڑی جانفشانی سے دشمن کے خلاف نبرد آزما تھا، ان خوش قسمتوں میں حضرت سلمہ بن الاکوعؓ بھی شامل ہے، دشمن کی ایک تلوار کا وار آپؓ کی ٹانگ پر لگ گیا، اس وار سے سلمہ بن الاکوعؓ کی ٹانگ بری طرح مجروح ہو گئی۔ آپؓ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اپنے جانثار کی یہ حالت دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے اپنے جانثار پر تین مرتبہ دم کر دیا۔ چند لمحوں میں ٹانگ ٹھیک ہو گئی، تکلیف جاتی رہی پھر انہیں کوئی شکایت نہ رہی۔ (۲)

بلا ٹل گئی

سرور دو عالم ﷺ ایک سفر میں تھے کہ راستے میں ایک خاتون ملی اس کے ہمراہ اس کا ایک ننھا منا بچہ تھا بچہ بڑا پیارا تھے۔ اس عورت نے وہ بچہ آپ ﷺ کے سامنے کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کو کسی بلا کا ڈر رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ بلا اس پر حملہ کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کو پکڑا اس سے پیار کیا اور اس کو اونٹ کے کجاوے پر بٹھا کر اس کو کہا کہ اے بلا اس لڑکے سے دور ہو جا، میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار کہا اور اپنے سفر کی طرف نکل گئے، جب آپ ﷺ سفر سے واپس آئے تو وہ عورت پھر حاضر خدمت ہوئی اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہ دو دنبے لے کر آئی ہوں ان کا ہدیہ قبول فرمائیں، آپ ﷺ نے اس کے ایک دنبے کا ہدیہ قبول فرمایا اور دوسرے کو واپس کر دیا۔ (۳)

۱۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، باب غزوہ خیبر و مناقب علیؓ

۲۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۴، باب خیبر و حدیث سلمہ بن اکوعؓ

۳۔ حنبل، امام احمد بن، مسند ابن حنبل: جلد، ۴، ہجویری پبلشرز لاہور، ص: ۱۷۰،۱۷۱

عذابِ قریش اور رسول اللہ ﷺ

جب اللہ کریم کے حکم سے نبی کریم ﷺ نے اللہ جل شانہ کی توحید کا اعلان کیا تو اہل مکہ اس اعلان سے آپ ﷺ کے دشمن بن گئے وہ نہ صرف آپ ﷺ کے دشمن بن گئے بلکہ ان لوگوں کے تو جانی دشمن بن گئے جو نبی کریم ﷺ کی تبلیغ سے اللہ کریم کی واحدانیت پر ایمان لے آتا، ان کی دشمنی زبانی کلامی نہ تھی بلکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں ایسے میں اللہ تعالی نے ان پر قحط بھیجا۔ اس قحط سے وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ان کے مویشی مرنے شروع ہو گئے وہ دوڑ کر آپ ﷺ کے پاس آئے کہ آپ ﷺ اپنے اللہ کریم سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے تو ہماری مشکل ختم ہو جائے گی، سرورِ عالم ﷺ تو تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر نازل ہوئے آپ ﷺ نے ان کی درخواست کو قبول فرما کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور آسمان سے اپنی رحمت کا پانی برسایا، اس طرح اہل مکہ پر نازل عذاب اللہ کریم کے کرم اور رسول اللہ ﷺ کی دعا سے ٹل گیا اور پھر سے مکہ میں خوشحالی لوٹ آئی۔ [1]

سراقہ کا کنگن

سفر ہجرت کے دوران سراقہ نے رسول اللہ ﷺ اور یارِ غار پر کئی حملے کئے مگر ہر بار اس کا گھوڑا زمین میں دھنس جاتا تھا۔ آخر کار سراقہ عاجز آگیا اور سرورِ دوعالم ﷺ سے معافی مانگنے لگا۔ رحمدل رسول ﷺ نے اس کو معاف کر دیا جب سراقہ اتر کر رسول اللہؐ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سراقہ! "اس وقت تیری کیا شان ہو گی جب تجھے کسری کے کنگن پہنائے جائیں گے"، جو عام لوگوں کی نظر میں ناممکن تھا۔

سراقہ نے معافی نامے کے لکھنے کی درخواست کی تو چمڑے کے ٹکڑے پر اس کو معافی نامہ لکھ کر دیا۔ [2]

اللہ کریم نے مسلمانوں پر اپنا خاص کرم کیا اور ان کے لیے اپنی زمین کے تمام خزانوں کو کھول کر رکھ دیا۔ اسلامی لشکر ایران کی سرحدوں پر پہنچ گئے اور پھر ایک دن اللہ نے ایران پر قبضہ کر لیا اور خلیفہؓ

1۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۴، باب الاستسقاء، ص ۷ ۱۳
2۔ الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، زرقانی: علی المواہب جلد ۱، ص، ۹۱۴

کے دربار میں مال غنیمت پہنچ گیا۔ خلیفہؓ کے سامنے کسری کا تاج، اس کا ساز و سامان، اس کے خاص کپڑے اور کنگن صحن مسجد نبوی میں رکھے تھے اس سارے سامان کو دیکھ کر خلیفہ نے کہا کہ وہ لوگ بڑے ایماندار ہیں جنہوں نے یہ سارا مال ایمانداری سے ہمارے پاس بھیجا خلیفہؓ نے حضرت سیدنا سراقہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے کا حکم دیا جب وہ آگیا تو خلیفہؓ نے اپنے دست مبارک سے کسری کا کرتہ اس کا سارا لباس، کسری کا پٹکا، کسری کا شاہی تاج، کسری کی تلوار، کسری کے دوسرے ہتھیار اور کسری کے کنگن جی ہاں! وہی کنگن جن کی خوشخبری سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کو چوبیس سال پہلے دی تھی۔ خلیفہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کو پہنائے۔ ہر طرف سے سبحان اللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدائیں آنے لگیں۔

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ واہ واہ خدا کی شان بنی مدلج کا ایک بدو جس کے سر پر کسری کا شاہی تاج ہے اور اس کے ہاتھوں میں اس کے کنگن...... پھر خلیفہ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے حبیب ﷺ کی بشارت کو پورا فرمایا۔ (۱)

ہند کی فتح کی بشارت

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے ایک قول اس طرح نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے، اس پیش گوئی کے سبب ہند میں سب سے پہلی باضابطہ حکومت سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں ۳۹۳ھ میں ہوئی۔ اسلامی کتب میں ہند دریائے اٹک کا نام ہے اور اسی نسبت سے اٹک کے ارد گرد رہنے والوں کو ہندو کہا گیا تھا۔ لہذا حدیث نبوی کا مصداق وادی غزوہ ہو سکتا ہے جسے اٹک کے مقام سے عبور کیا گیا۔ (۲)

قیامت کا قیام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی۔ جب تک کہ تم ان ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے جو چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے والے، پست ناک والے ہوں گے۔ ان کے

۱۔ قادری، ڈاکٹر طاہر، سیرت النبی ﷺ، منہاج پبلیکیشنز لاہور، ص: ۲۷

۲۔ النسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی: جلد ۲، باب غزوۃ الہند، ص ۶۳

چہرے ڈھال جیسے چوڑے ہونگے۔ لہذا ایسا ہی ہوا جب اسلامی حکومت کو ہلاکو خان کے لشکروں نے کچل دیا اور ان کو ایشائے کوچک میں بہت بڑی شکست ہوئی۔ (۱)

اولاد میں برکت

ایک بار حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور فوت ہو گی، ان کی بیوی بڑی نیک سعادت اور ایماندار خاتون تھی، شام کو حضرت طلحہؓ واپس آئے تو آپؓ نے بچے کا پوچھا تو نیک بخت بیوی نے کہا کہ وہ اب تھک ہار آکر آیا ہے اس نے کہا کہ بیٹا آرام پا گیا ہے۔ تو یہ سن کر آپؓ نے سمجھا کہ بیٹا آرام کر رہا ہے، وہ سو گیا جب صبح نماز کے لیے مسجد جانے لگے تو بیوی نے اصل قصہ بیان کر دیا۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعائے برکت فرمائی۔ اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد سے نوازا آپؓ کی اولاد میں تمام صاحب قرآن تھے۔ (۲)

اونٹ کی تیزی

حضرت جابرؓ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ آپ کا اونٹ بڑا کمزور ہو چکا تھا اس کے چلنے کا انداز بڑا سست تھا۔ دوران سفر وہ اونٹ بہت پیچھے رہ جاتا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس سست رفتار اونٹ کو دیکھا تو اس کے لیے دعا فرمائی۔ آپ ﷺ کی دعا سے وہ اونٹ بہت تیز رفتار ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے پوچھا کہ اے جابرؓ اس اونٹ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ کی دعا کی بدولت وہ بہت تیز ہو گیا ہے، یہ جواب سن کر آپ ﷺ خوش ہوئے اور دعا دی۔ (۳)

قبیلہ دوس کا اسلام

آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی جس کا نام حضرت طفیل دوسیؓ تھا، اپنے چند دوستوں کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے قبیلہ کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ ﷺ ان کے لیے بددعا فرمائیں۔ لیکن رحمت

۱۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۴، باب الاستسقاء، ص ۵۱۳

۲۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۱، کتاب من لم یظهر حزنہ عند المصیبۃ، ص ۱۷۴

۳۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۲، کتاب الوصایا، ص ۵۰۵

عالم ﷺ نے ایسا نہ کیا بلکہ ان کی ہدایت کے لیے اللہ کریم سے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور سارا قبیلہ دوسی اسلام لے آیا۔ (۱)

کسریٰ کی تباہی

آپ ﷺ نے اپنا ایک نامہ مبارک کسریٰ کے پاس بھیجا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک پڑھا تو غصے میں آگیا اور اس مبارک خط کو پھاڑ ڈالا۔ جب آپ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اللہ جل شانہ سے اس کے لیے بد دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کے بھی پرزے پرزے کر دے۔ چنانچہ اللہ کریم کے حکم سے اس کی حکومت کے پرخچے اُڑ گئے۔ (۲)

طویل العمری

اُم قیس ایک مومنہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کا صاحبزادہ فوت ہو گیا تو وہ اس قدر بد حواس ہو گئیں کہہ کہنے لگیں کہ میرے بچے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دیں یہ مر جائے گا، جب اس بات کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے اسے طویل عمر کی دعا دی۔ آپ ﷺ کی دعا کے صدقے اس نے تمام عورتوں سے زیادہ عمر پائی۔ (۳)

گھی میں برکت

ایک صحابیہ حضرت ام مالکؓ کی یہ عادت تھی آپؓ سرور کونین ﷺ کی خدمت میں ایک برتن گھی بھیجا کرتی تھیں۔ گھر میں جب بچے سالن مانگتے تھے تو آپؓ اس برتن کو اٹھا کر لاتیں جس کو آپ ﷺ نے چھوا ہوتا تھا۔ ایک دن آپؓ نے اس برتن سے گھی نچوڑ کر نکال لیا اور اگلے دن جب بچوں کے اصرار پر اس برتن کو دیکھا تو اس میں گھی نہ تھا۔ آپؓ دوڑ کر سرور عالم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں اور معاملہ کا کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس برتن میں تھوڑا سا بھی گھی ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا۔ (۴)

۱۔ قشیری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم: جلد ۲، باب فضائل غفار و دوس وغیرہ، ص ۳۰۷
۲۔ بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ۱، باب علامات النبوۃ، ص ۵۱۱
۳۔ قشیری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم: جلد ۲، باب فضائل غفار و دوس وغیرہ، ص ۳۰۷
۴۔ قشیری، ابوالحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم: جلد ۲، باب المعجزات، ص ۵۳۷

امن کی بشارت

حضرت عدیؓ بن حاتم طائی کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی فاقہ کشی کی شکایت کی۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور لوگوں کی چوریوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عدی! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں لمبی عمر دی تو تم دیکھ لوگے کہ ایک بوڑھی عورت حیرہ سے اکیلی چلے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی اس کو کسی قسم کا ڈر نہیں ہوگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بنی طے کے ڈاکو کدھر جائیں گے؟ جنہوں نے تمام بستیوں کو اجاڑ دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اے عدی! اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو کسری کے خزانوں کو جا کر کھولو گے۔ میں نے پوچھا کہ کسریٰ ابن ہرمز کدھر جائے گا؟ ہاں کسریٰ بن ہرمز...... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عدی اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو دیکھ لے گا کہ ایک آدمی زکوٰۃ کا سونا اور چاندی لے کر گلیوں میں پھرے گا اس سے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حضرت عدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑھیا کو اکیلے حج کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ پھر کسری کی فتح میں تو میں شامل تھا اور میں نے خود کسری کے خزائن کے دروازے کھولے اور رسول اللہ ﷺ کی تیسرا معجزہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں پورا ہوگیا جب کوئی زکواۃ لینے والا نہ تھا۔ اس طرح کی خوشخبریوں سے بھرے معجزات صرف آپ ﷺ کی شان ہی تھی۔ [1]

حاصل تحقیق

آخر میں، معجزاتِ نبوی ﷺ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت پر روشن دلیل ہیں، بلکہ یہ معجزات اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور اس کے محبوب بندے کو عطا کردہ غیر معمولی فضیلتوں کا بھی مظہر ہیں۔ چاہے وہ شق القمر ہو، قلیل خوراک کا کثیر ہو جانا، پانی کا چشمہ بن کر انگلیوں سے جاری ہونا، یا درختوں اور جانوروں کا اطاعت و سلام کرنا، ہر معجزہ ایک خاص موقع پر انسانیت کو خدا کی موجودگی اور رسولِ برحق ﷺ کی سچائی کا شعور دلاتا ہے۔ ان معجزات کا مقصد صرف حیران کرنا نہیں تھا، بلکہ دلوں کو ایمان سے منور کرنا تھا، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَمَا نُرْسِلُ

---

[1] بخاری، امام محمد: بخاری شریف: جلد ا، باب علامات النبوۃ، ص ۵۱۱

الْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا" [1] مفسر قرآن محسن علی نجفی نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے "اور ہم ڈرانے کے لیے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں "۔ محدثین نے ان معجزات کو روایت در روایت محفوظ رکھا، جیسا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے [2]۔ آج بھی یہ معجزات ہمارے ایمان کو تازگی بخشتے ہیں اور ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں، جو قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

منابع

قرآن الکریم

۱. امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری شریف، دار الاسلام، کراچی، ۲۰۰۲ء
۲. مسلم بن حجاج، صحیح مسلم شریف۔ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
۳. احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
۴. امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، جہانگیر بکس اردو بازار لاہور
۵. محمد بن عبد الباقی الزرقانی، زرقانی شریف، دار الاسلام، اردو بازار کراچی
۶. اردو ترجمہ: شیخ محسن علی نجفی، تفسیر القران، بلاغ القرآن، اسلام آباد ۲۰۱۸ء
۷. محمد بن سعد، طبقات ابن سعد: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
۸. لوئف معلوف، المنجد، خزینہ الادب، الکریم سٹریٹ اردو بازار لاہور،
۹. اسلامی انسائیکلوپیڈیا از سید قاسم محمود اردو بازار لاہور
۱۰. ڈاکٹر طاہر القادری، فلسفہ معراج النبی، منہاج پبلیکیشنز لاہور
۱۱. ڈاکٹر علامہ طاہر القادری، سیرت النبی ﷺ منہاج پبلیکیشنز لاہور
۱۲. حمد خطیب التبریزی، مشکوٰۃ شریف۔ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

[1] الاسراء: ۵۹
[2] صحیح البخاری، حدیث: ۳۵۷۸؛ صحیح مسلم، حدیث: ۳۰۰۶